مسلکِ اعلیٰ حضرت و جمہور علماء اہلسنت کے افکار و نظریات کا ترجمان

الرضا

پٹنہ انٹرنیشنل

AL-RAZA(International)Patna

عظیم الشان کامیابی و بین الاقوامی شہرت کا تیسرا مبارک سال

مارچ، اپریل ۲۰۱۸ء، جمادی الآخر، رجب المرجب ۱۴۳۹ھ

خصوصی شمارہ

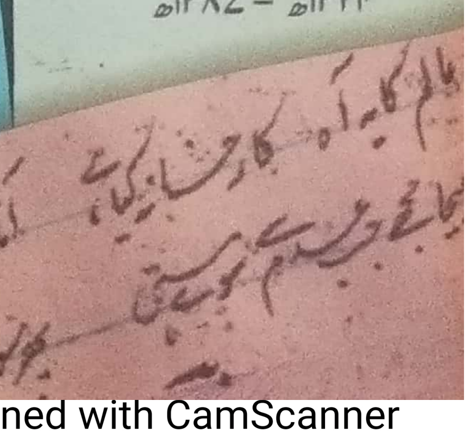
- شاہ ایوب ابدالی: احوال و آثار
- شاہ ایوب ابدالی: خلفاء اور تعلقات کا پس منظر
- تصوف: آہنگ تصوف اور نیر ابدالی کی شاعری
- شاعری میں تصوف کے عناصر
- شاعر تصوف شاہ ایوب ابدالی

شمعِ علم و دانش شیخ المشایخ
صوفیِ وقت
حضرت سید شاہ مولانا

محمد ایوب ابدالی

(نیر اسلام پوری)

۱۳۲۴ھ - ۱۳۸۷ھ



₹50

چیف ایڈیٹر
ڈاکٹر امجد رضا امجد

Scanned with CamScanner

مسلک اعلیٰ حضرت و جمہور علماء اہلسنت کے
افکار و نظریات کا ترجمان

دو ماہی

الرّضا

انٹرنیشنل
پٹنہ

جلد نمبر ۲
شمارہ نمبر ۱۱-۱۲

Bimonthly AL-RAZA (International) Patna

مارچ، اپریل ۲۰۱۸ء، جمادی الآخر، رجب المرجب ۱۴۳۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیادگار

امام اہلسنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت
امام احمد رضا قادری قدس سرہ العزیز

بطلِ روحانی

حجۃ الاسلام حضرت علامہ الشاہ
محمد حامد رضا خاں قدس سرہ العزیز

مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ
محمد مصطفےٰ رضا نوری قدس سرہ العزیز

زیر سایۂ کرم

جانشین حضور مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ
الشاہ مفتی اختر رضا خاں قادری رضوی الازہری مدظلہ العالی
بریلی شریف (اتر پردیش)

زیر عاطفت

محدث کبیر حضرت علامہ الحاج الشاہ
ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی مدظلہ العالی جامعہ امجدیہ، گھوسی (اتر پردیش)

سرپرست مجلس مشاورت

شہزادہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ عسجد رضا خاں قادری مدظلہ العالی

مجلس مشاورت

● مولانا عبدالحئی نسیم القادری ڈربن، ساؤتھ افریقہ ● مولانا آفتاب قاسم رضوی، ڈربن ساؤتھ افریقہ ● مفتی عاشق حسین رضوی مصباحی، کشمیر ● مفتی زاہد حسین رضوی مصباحی، برطانیہ ● مولانا احسان اقبال قادری رضوی، کولمبو، سری لنکا ● مولانا الیاس رضوی مصباحی، بنارس ● مولانا قاسم عمر رضوی مصباحی، بنونی، ساؤتھ افریقہ ● مولانا موسیٰ رضا قادری، پریٹوریا، ساؤتھ افریقہ ● مولانا جنید ازہری مصباحی، ویسٹ انڈیز ● مولانا ابو یوسف محمد قادری ازہری، گھوسی ● مولانا غلام حسین رضوی مصباحی، پریٹوریا، ساؤتھ افریقہ ● مولانا شمیم احمد رضوی، لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ ● مولانا سلمان رضا فریدی مصباحی، مسقط عمان ● مولانا قمر الزماں مصباحی، مظفر پور ● مولانا مجاہد حسین رضوی، الہ آباد ● مولانا محمد رضا صابری مصباحی ● مولانا قاضی خطیب عالم نوری مصباحی، لکھنؤ ● مولانا بہاء الدین رضوی مصباحی، گلبرگہ شریف ● مولانا انوار احمد نعیمی، اجمیر شریف ● قاری عتیق الرحمن رضوی، ہرارے، زمبابوے ● مفتی نعیم الحق ازہری مصباحی، ممبئی ● مولانا اشرف رضا قادری سبطینی، بریلی شریف ● عبدالصبور رضا برکاتی، بریلی شریف ● مفتی شمس الحق مصباحی، نیوکاسل، ساؤتھ افریقہ ● مولانا اقبال شیخانی رضوی، ممبئی

مدیر اعلیٰ

ڈاکٹر مفتی امجد رضا امجد، پٹنہ

نائب مدیر

احمد رضا صابری، پٹنہ

مجلس ادارت

● مفتی راحت خان قادری، بریلی شریف
● مفتی ذوالفقار خان نعیمی ● مولانا بلال انور رضوی جہان آباد
● میثم عباس رضوی، لاہور ● ڈاکٹر غلام مصطفی نعیمی دہلی

معاونین مجلس ادارت

● مولانا جمال انور رضوی کلیر، جہان آباد ● مولانا طارق رضا نجمی سعودیہ عربیہ ● جناب زبیر قادری، ممبئی

مراسلت و ترسیل زر کا پتہ

دو ماہی 'الرّضا' انٹرنیشنل، پٹنہ
ہیرا کامپلیکس، قطب الدین لین، نزد دریاپور مسجد
سبزی باغ، پٹنہ 800004 رابطہ: 8521889323 / 9973362000
ای میل: alraza1437@gmail.com

Bimonthly AL-RAZA (International) Patna
C/o. AL-Qalam Foundation, Behind Shadi Mahal
Khajoorbanna, Sultaganj, Patna - 6 E-mail: alraza1437@gmail.com
Contact / Telegram / Whtsapp : 9835423434, A/c. No.
Md. Amjad Raza Khan, CBI A/c. 3503380262, IFSC Code cbin0283732
Jagan Nath Singh Lane, Chawdhritola, Patna

رابطہ: (مدیر اعلیٰ) amjadrazaamjad@gmail.com/9835423434
پتہ: القلم فاؤنڈیشن نزد شادی محل، سلطان گنج پٹنہ ۶ (بہار)

گول دائرے میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا زر سالانہ ختم ہو چکا ہے
برائے کرم اپنا زر سالانہ ارسال فرمائیں تاکہ رسالہ بروقت موصول ہو سکے۔

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے، سالانہ ۱۵۰ روپے بیرون ممالک سالانہ ۲۰ امریکی ڈالر

قانونی انتباہ! مضمون نگار کی آراء سے ادارہ ''الرضا'' کا اتفاق ضروری نہیں! کسی بھی مسئلہ میں ادارہ الرضا کا موقف وہی ہے جو اعلیٰ حضرت کا ہے اس کے خلاف اگر کوئی مضمون دھوکہ میں شائع ہو بھی جائے اسے کالعدم سمجھا جائے، کسی بھی طرح کی قانونی چارہ جوئی صرف پٹنہ کورٹ میں قابل سماعت ہوگی۔

پرنٹر پبلشر احمد رضا صابری ڈائریکٹر احمد پبلیکیشنز (پرائیویٹ لمیٹیڈ) نے سبزی باغ سے طبع کر کے دفتر دو ماہی الرضا انٹرنیشنل، پٹنہ سے شائع کیا۔

Scanned with CamScanner

مشمولات

خانقاہ بلخیہ فردوسیہ
عظیم آباد، پٹنہ
رائے پورہ فتوحہ

□□□

حضرت شاہ ایوب ابدالی: ایک نابغہ روزگار شخصیت

سید شاہ ابصار الدین بلخی فردوسی: خانقاہِ بلخیہ فردوسیہ، فتوحہ

دنیا میں بہت سی شخصیتیں ایسی بھی ہیں جن کی خدمات ان کی زندگی میں سامنے نہیں آتیں، دنیا سے رخصت ہونے کے بعد مزید اسرار کھلتے اور دنیا ان سے مستفیض ہوتی ہے، اسکی وجہ شاید یہ ہو کہ اس عہد میں اہل شناسا نہیں ہوتے یا ایسی شخصتیں اپنے کارناموں کے اظہار سے بے نیاز ہوتی ہیں، وہ اپنے نصب العین میں اتنی منہمک و مستغرق ہوتی ہیں کہ انہیں اپنی قدردانی کی پرواہ نہیں ہوتی، انہیں صرف اپنے مقصد کے تکمیل کی فکر ہوتی ہے، ایسی ہی ایک شخصیت کا نام ہے حضرت مخدوم سید شاہ ابوالخیر موسیٰ المدعو بمحمد ایوب ابدالی نیر فردوسی اسلامپوری جو عرف عام میں شاہ ایوب ابدالی کے نام سے مشہور ہوئے، آپ کی ولادت 20 محرم الحرام 1324ھ کو خانقاہ بلخیہ فردوسیہ میں ہوئی، ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد شاہ سید علی کامل اسلام پوری سے حاصل کی، آپ کے والد صوفی اجل فرزند علی صوفی منیری کے چھوٹے بیٹے تھے، اس لحاظ سے حضرت صوفی منیری آپ کے اپنے دادا ہوئے، آپ اپنے والد ماجد سے ہی طریقہ فردوسیہ میں بیعت ہوئے، والد ماجد سید علی کی قناعت مندی کا یہ عالم تھا کہ طلوع آفتاب کے بعد اور دوسرے غروب آفتاب کے بعد پتلی چپاتیاں اور اسکے ساتھ کچھ مل جائے تو کھا لیتے، اکثر ایسا بھی ہوا کہ ترکاری میں نمک زیادہ پڑ گیا یا پڑا ہی نہیں پھر بھی آپ خاموشی سے خدا پر توکل کر کے کھا لیتے اور کچھ ذکر نہ کرتے اور کھانے کے بعد لوگ غلطی کی طرف اشارہ کرتے کہ نمک کم تھا تو لاعلمی کا اظہار کرتے، آپ کی مقدس زندگی زہد و قناعت مندی کا مکمل نمونہ تھی، حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری سے آپ کو ایسی والہانہ عقیدت تھی کہ گرمی کے دنوں میں جب لوگ سو رہے ہوتے تو آپ درگاہ مخدوم جہاں کے لئے روانہ ہو جاتے اور کسی کو خبر تک نہ ہوتی کہ آپ روانہ ہو چکے۔

شاہ ایوب ابدالی کو عقیدت مخدوم جہاں ورثہ میں اپنے باپ سید علی سے ہی ملی تھی، آپ کا پدری نسب نامہ سید علیم الدین گیسو دراز نیشاپوری سے جا ملتا ہے جن کا شمار حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں ہوتا ہے، مشہور روایت کے مطابق جب آپ کے جد اعلیٰ سید علیم الدین گیسو دراز نیشاپوری حضرت مخدوم جہاں کے حجرے میں تشریف لے جاتے تو حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری کھڑے ہو جاتے، جب کسی سائل نے حضرت مخدوم جہاں سے اس کی وجہ دریافت کی تو حضرت مخدوم نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ سادات ہیں، اس لئے ملحوظ تعلیم کی خاطر کھڑا ہو جاتا ہوں، حضرت سید علیم الدین گیسو دراز نیشاپوری تک آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے۔

سید شاہ ایوب ابدالی بن سید علی کامل اسلام پوری بن سید شاہ فرزند علی صوفی منیری بن سید محمد علی بن سید احمد علی بن سید غلام مرتضیٰ بن سید جہانگیر بن سید سدام بن سید دیوان فخر الدین بن سید شہاب الدین بن سید احمد بن سید جہانگیر بن سید محمد بن سید علیم الدین گیسو دراز دانشمند نیشاپوری (خلیفہ حضرت مخدوم جہاں)، (حوالہ نسب نامہ قدیم مخطوطہ 1133ھ مکتوب حضرت

غلام مرتضی ابدالی، ذریعہ دولت) اس نسب نامہ کو آپ کے فرزند اکبر سید شاہ طیب ابدالی نے اپنی کتاب حضرت صوفی منیری کے نثری کارنامے میں بھی نقل کیا ہے جس میں انہوں نے اپنے خاندان کا ذکر تفصیل سے کیا ہے۔

سید شاہ ایوب ابدالی کے نام میں ابدالی ہونے کی وجہ تسمیہ کو آپ کے فرزند اکبرو جانشین سید شاہ طیب ابدالی نے اپنی کتاب صوفی منیری کے نثری کارنامے میں بیان کیا ہے، وہ لکھتے ہیں کہ ''جب یہ خاندان نیشاپور منتقل ہوا تو پھر آپ (جعفر نیشاپوری) کی اولاد میں سے حضرت سید السادات علیم الدین گیسودراز دانشمند نیشاپوری حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری کے عہد میں بہار تشریف لائے اور حضرت مخدوم جہاں سے مرید ہوئے اور مجاز وخلیفہ ہو کر مراجعت کی، سید علیم الدین گیسودراز دانشمند نیشاپوری کے بڑے صاحبزادے حضرت سید محمد فردوسی کی شادی مخدوم شاہ بدرالدین بدر عالم زاہدی کی بیٹی ولیہ باکمال حضرت بی بی ابدال سے ہوئی اسی نسبت سے آپ کی اولاد ابدالی کہی جاتی ہے۔

(حوالہ: صوفی منیری کے نثری کارنامہ صفحہ 32)

آپ کی والدہ بی بی وجیہن بنت سید شاہ غلام مظفر بلخی ایک بزرگ اور پارسا عورت تھیں جن کی پارسائی کے قصے پورے اسلام پور وفتوحہ میں مشہور تھے، عم محترم شاہ رازی ابدالی نے اپنی پردادی بی بی وجیہن کا ذکر اس خاکسار سے کرتے ہوئے کہا کہ ''آپ (بی بی وجیہن) نے پوری زندگی میں کبھی تہجد کی نماز نہ چھوڑی جبکہ ان کا انتقال 85 سال کی عمر میں ہوا تھا، آپ کی آواز میں بہت نرمی تھی کبھی اونچی آواز میں کسی سے کلام نہیں کیا، ان کی پارسائی کا شہرہ پورے اسلام پور میں تھا، میرے والد محترم اپنے والد شاہ ایوب ابدالی کے بارے میں کہتے تھے کہ جب شاہ ایوب ابدالی سفر کے لئے کہیں جاتے تو پہلے اپنے والدہ بی بی قدیرن کا پیر چومتے تھے اور اس کے بعد ہی سفر کے لئے روانہ ہوتے اور جب سفر سے گھر واپس آتے تو بھی پیر چومتے، جب بی بی وجیہن (میری پردادی) کا انتقال ہوا، (وہ وقت رات کا تھا) تو پوری مچھردانی میں قرآن کی آیت خود بخود لکھا گئی۔

(بیان زبانی: عم محترم سید شاہ رازی ابدالی خلف سید شاہ طیب ابدالی)

اسی ولیہ کی تربیت میں رہکر شاہ ایوب ابدالی پلے بڑھے اور جوان ہوئے، حدیث پاک صلی اللہ علیہ وسلم میں ماں کی اتنی فضیلت بیاں کی گئی کہ ماں کو دیکھنا بھی عبادت ہے تو پھر ماں کے قدموں کو بوسہ دینے کا کیا عالم ہوگا، آپ نے اپنے نانا جان سید شاہ غلام مظفر بلخی فردوسی (سجادہ نشیں: خانقاہ بلخیہ فردوسیہ فتوحہ) سے تو تعلیم وتربیت نہ پاسکے کیوں کہ آپ کی ولادت کے صرف نو دن بعد ہی آپ کے نانا جان شاہ غلام مظفر بلخی کا انتقال ہوگیا، بی بی وجیہن بنت سید غلام مظفر بلخی نسباً بلخی اور مشرباً فردوسی تھیں، اس لئے بیٹے ایوب کو وہی سکھایا اور پڑھایا، کہتے ہیں کہ ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے اسلئے یہ بات کہنا غلط نہ ہوگا کہ شاہ ایوب ابدالی کی شخصیت کو نکھارنے میں ان کی والدہ بی بی وجیہن کا بڑا ہاتھ تھا حضرت شاہ ایوب ابدالی کا مادری نسب بلخی ہے یعنی آپ اپنے نانیہال کی طرف سے بلخی ہیں، آپ کے نانا جان سید شاہ غلام مظفر بلخی فردوسی اپنے زمانہ کے صوفی وقت تھے، آپ کی خداترسی کی مثالیں فتوحہ میں عام تھیں، وصال کے چند ماہ قبل اپنے کل برادری والوں، متوسلین ومریدین سے ملاقاتیں کیئیں، اور آستانہ پاک پر حاضری دی، ملاقات کے وقت سبھوں سے یہ کہا کہ یہ میری آخری ملاقات ہے اور جن لوگوں تک خود نہیں پہنچ سکے انہیں خود مکان پر بلوا کر ان سے ملاقاتیں کیں، آپ کے انتقال کے وقت فتوحہ درگاہ میں سوگواروں کا ایک بڑا ہجوم تھا، فتوحہ جیسے چھوٹے دیہی خطے میں اس کثیر مجمع کو دیکھ کر مقامی اہل فتوحہ حیرت زدہ تھے، ایک عجیب کرامت جو اس دن بعد تدفین بھرے مجمع کے سامنے ظاہر ہوئی وہ آسمان سے قبر مبارک پر پھول کی بارش تھی، چنانچہ بعض لوگوں نے جب اُسے چننا چاہا تو ناکامیاب رہے اور پھول وپنکھڑی

نچھاور ہونے کے بعد دیکھتے دیکھتے اسی طرح غائب بھی ہو گئے دیکھنے والے کی کیا حالت تھی اور خصوصاً شاہ مبارک صاحب رئیس ڈیانواں کارہ کر بے بکانہ، نعرہ لگاتے ہوئے یہ کہنا کہ ''واہ بھائی مظفر مرنے کے بعد اپنے کو ظاہر کرتے ہو''

(حوالہ: خود نوشت قلمی حکیم شاہ تقی حسن بلخی)۔

آپ کا انتقال 29 محرم الحرام 1324ھ مطابق 1905ء کو بوقت صبح 9 بجے دن کو ہوا اور تدفین فتوحہ خانقاہ کے خاندانی قبرستان میں ہوئی۔

سید شاہ ایوب ابدالی کی والدہ بی بی وجیہن کے اندر یہ پارسائی اپنے والد سید شاہ غلام مظفر بلخی اور دادا قطب العصر امام زماں سید شاہ علیم الدین بلخی کی طرف سے ہی آئی جو مادری نسب سے ہوتے ہوئے آپ تک پہونچی آپ کی والدہ بی بی وجیہن کا نسب نامہ سید شاہ مخدوم حسین نوشہ توحید بلخی فردوسی سے جاملتا ہے، جو کہ اپنے چچا و مرشد کامل حضرت مولانا مظفر بلخی فردوسی (خلیفہ و جانشیں حضرت مخدوم جہاں) کے انتقال کے بعد مسند سجادگی حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری پر جلوہ افروز ہوئے، حضرت مخدوم حسین نوشہ توحید بلخی کی شخصیت فنافی المخدوم کی عظیم مثال ہے، اسلئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص مخدوم حسین کی چوکھٹ پر کسی مشکل کے وقت عرضی لگائے اور اس کے بعد مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر بس یہ کہہ دے کہ حضور مخدوم حسین کی بارگاہ سے رہا ہوں، میری درخواست سن لی جائے تو درخواست بارگاہ مخدوم جہاں سے مقبول ہو جاتی ہے، اپ کی گراں قدر تصنیف میں ''حضرات خمس''، جو عربی میں تصوف پر برصغیر ہند و پاک میں پہلی کتاب تسلیم کی جاتی ہے شاہ ایوب ابدالی کی والدہ بی بی وجیہن سے مخدوم حسین نوشہ توحید بلخی کا نسب نامہ ملاحظہ ہو،

سیدہ بی بی وجیہن بلخی بنت سید شاہ غلام مظفر بلخی بن سید شاہ علیم الدین بلخی بن سید شاہ محمد تقی بلخی بن سید شاہ غلام معز بلخی بن سید برہان الدین بلخی بن سید شاہ علیم الدین بلخی بن سید شاہ نور محمد بلخی بن سید شاہ دیوان دولت بلخی بن سید شاہ فرید بلخی بن سید شاہ جیون بلخی بن سید شاہ حافظ بلخی بن سید شاہ ابراہیم سلطان بلخی بن سید شاہ مخدوم احمد لنگر دریا بلخی بن سید شاہ مخدوم حسن جشن دائم بلخی بن سید شاہ مخدوم حسین نوشہ توحید بلخی (خلیفہ و جانشین حضرت مخدوم جہاں)

(حوالہ سفینہ قلمی از سید شاہ تقی حسن بلخی و سید شاہ ایوب ابدالی)

شاہ ایوب ابدالی نے ابتدائی تعلیم تو اپنے والد سید علی کامل اسلام پوری سے حاصل کی جن کے بارے میں ان کے بڑے بیٹے و جانشین شاہ طیب ابدالی نے اپنے والد شاہ ایوب ابدالی کی خود نوشت سے نقل کیا ہے لکھتے ہیں'' کہ ابتدائی کتابیں حضرت ابی وسیدی والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے ابتداء تا انتہا پڑھا، علم تجوید سید عبد الطیف علیہ الرحمہ سے حاصل کی 1333ھ میں دار العلوم رنگیاں کانپور میں مولینا مشتاق احمد بن مولانا حسن کانپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدائی عربی کتابیں پڑھیں، پھر دو سال کے بعد واپس ہوئے اور اسلام پور میں مولانا شیر علی رحمۃ اللہ علیہ ساکن مدھو پور جھا جھا سے قدوری اور تفسیر قرآن پڑھا، مولانا سید عبد الاحد ابن سید احمد علیہ الرحمہ سے متعلق تین برسوں تک خانقاہ اسلام میں تعلیم حاصل کی، مجموعہ میزان منطق، میرقات تہذیب، خلاصۃ الکیدانی، غنیۃ الطالبین، تاریخ الخلفاء، تاریخ ابو الفدا المحرف جلال الدین سیوطی، ہدایہ، مشکوٰۃ المصابیح، سنن ابی داؤد، ترمذی شریف، بخاری شریف، تفسیر مدارک، حدائق الانظار (امیر خسرو)، منطق الطیر (مصنفہ عطا) پڑھی، حضرت مولانا محمد رفیق علیہ الرحمۃ سے مکتوبات صدی اور اپنے والد ماجد سے شروح آداب المریدین مصنف حضرت مخدوم جہان رحمۃ اللہ علیہ اور مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اور استاذی شاہ اکرام الدین عرفان اسلام پوری سے کلیات و نثر غالب اور کلیات بیدل شرح و بسط کے ساتھ پڑھی، حضرت مولانا سخاوت حسین صاحب موضع کاکو ضلع گیا سے حدیث کی تعلیم اور سند حاصل کی (حوالہ خود نوشتہ شاہ ایوب ابدالی مملوکہ شاہ طیب ابدالی و تذکرہ گرامی از ذکی ہاشمی ایوبی)۔

Scanned with CamScanner

آپ کے دادا جان فرزند علی صوفیؔ (تلمیذ خاص غالبؔ) ایک بلند پایہ شاعر تھے جن کے تبحر علمی کا شہرہ پورے ہندوستان میں تھا، آپ کو بچپن ہی سی شاعری کرنے کا بہت شوق تھا اس لئے بعد میں اسی شوق کو کمال تک پہنچانے کے لئے غالب سے شاعری میں اصلاح لینے لگے، غالب آپ کے دادا صوفیؔ منیری کا ذکر کرتے ہوئے بڑے ادب واحترام سے لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''زبدۂ اولاد حضرت خیر الانام قبلہ وکعبہ مجموعہ اہل اسلام حضرت پیرو مرشد مقام کی خدمت میں فقیر غالب کی بندگی مقبول ہو'' (خط بنام صوفیؔ منیری نقل شاہ ایوب ابدالی مملوکہ خانقاہ بلخیہ فردوسیہ)۔

شاہ ایوب ابدالی کو بھی اپنے دادا جان فرزند علی صوفیؔ کی طرح بچپن سے ہی شعر گوئی کا شوق تھا، آپ کے شعر میں حقیقت کی غمازی کے ساتھ ساتھ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم و محبت اہل بیت کا پہلو نمایا نظر آتا ہے، آپ کی شاعری اکثر فکری ہوا کرتی تھی، برمحل شعر کہنے پر آپ کو کمال حاصل ہے، جس کی ایک بہترین مثال ملاحظہ ہو،

فرط غیرت سے گرا چاند زمیں پر دیکھو
قرب کی آنکھ کا تارا وہ سر بام آیا
کیا حسیں نام ہے تیرا کہ جب آیا لب پر
آ گیا صلِ علی بھی وہیں جب نام آیا

(حوالہ: تذکرہ گرامی از ذکی احمد ہاشمی ایوبی)

جب عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بام عروج پر ہوا انکھوں نے اس شرف کی آرزو کی تو آپ نے حج بیت اللہ کے لئے جانے کا قصد کیا مگر شومی قسمت کے والد ماجد سید علی علیہ رحمہ ورضوان کی طبیعت خرابی کی وجہ کر آپ حج بیت اللہ کے لئے نہ جا سکے اور آپ کی جگہ آپ کے چچازاد بھائی سید یحییٰ ابدالی حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہو گئے، حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری بھی اپنی والدہ بی بی رضیہ کی علالت کی وجہ کر حج ظاہری نہ کر سکے اس لئے یہ بھی قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ واقعہ بھی ان کے پیش نظر ضرور رہا ہوگا، کیوں کہ آپ ہر پہلو سے حضرت مخدوم جہاں کے آئینہ دار تھے، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جہاد جیسے فرض پر والدین کی خدمت کو مقدم رکھا اور جب ایک سائل (صحابی) نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر جانے کی اجازت طلب کی تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تمہاری والدہ حیات سے ہیں جاؤ ان کی خدمت کرو۔

شاہ ایوب ابدالی حج کے لئے تو نہیں جا سکے مگر ایک نعت نذرانہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم لکھ کر رسالت پناہ کے نام سے لوگوں کے حوالہ کر دی کہ وہ اسے جالی روضہ اطہر کے اندر ڈال دی جائے چنانچہ 20 محرم الحرام 1356ھ کو روضہ انور صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک مسجد نبوی کے محافظ کے ذریعہ ڈال دی گئی۔ اس نعت کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

فائز عرش برینی یا رسول
کعبہ روئے زمینی یا رسول
فائز عرش بریں ہو یا رسول
کعبہ روئے زمیں ہو یا رسول
تو غریباں را معینی یا رسول
حال ماتا کے نہ بینی یا رسول
تم غریبوں کے معین ہو یا رسول
میری حالت کے قریں ہو یا رسول

(حوالہ: بہار میں اردو کی نعتیہ شاعری)

آپ کے خلفاء کی طویل فہرست ہے لیکن خاص خلفاء میں حضرت ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری بھی تھے جو اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان بریلوی کے مرید ومجاز تھے، شاہ ایوب ابدالی سے آپ کو والہانہ درجہ کی محبت وعقیدت تھی چنانچہ حسب وصیت آپ کا نماز جنازہ آپ کے مرشد شاہ ایواب ابدالی نے پڑھائی۔ شاہ ایوب ابدالی نے حضرت ملک العلماء ظفر الدین بہاری کو سلاسل اسانید کی اجازت وخلافت کتابی شکل میں مرحمت فرمائی تھی جس کو ان کے بیٹے نے آزاد لائبریری میں محفوظ کروا دیا ہے مولانا ظفر الدین بہاری کی شخصیت نابغہ روزگار ہے، مختلف علوم پر ملک العلماء کو کامل عبور تھا۔

شاہ ایوب ابدالی سے مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفیٰ رضا

Scanned with CamScanner

خان (خلف امام احمد رضا خاں) بھی بڑی عقیدت رکھتے تھے چنانچہ جب شاہ طیب ابدالی (خلف اکبر شاہ ایوب ابدالی) بریلی کسی ضروری کام کے سلسلہ میں تشریف لئے گئے وہاں آپ کی ملاقات مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا خاں سے ہوئی، شاہ طیب ابدالی کہتے ہیں کہ میں جب ان سے ملا تو کافی ضعیف ہو چکے تھے مگر رنگ بہت صاف اور خوبصورت تھا۔ مفتی اعظم مسند لگائے بیٹھے تھے اور بہت سارے اہل علم ان کے آس پاس بیٹھے علمی گفتگو کر رہے تھے، شاہ طیب ابدالی کہتے ہیں کہ میں بھی وہیں بیٹھا تھا کہ حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور کچھ بات کرتے ہوئے ان سے پوچھا کہ شاہ ایوب ابدالی کو جانتے ہیں؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ میں ان کا فرزند اکبر ہوں، مفتی اعظم نے جب یہ بات سنی تو آپ ایک حال طاری ہو گیا، اور آپ فوراً اپنی مسند سے اتر گئے اور مجھ کو گدی پر بیٹھا دیا اور کہا کہ آپ کی جگہ یہ گدی ہے اور جہاں آپ کھڑے تھے یہ میری جگہ ہے۔

آپ کے فرزند اکبر و جانشین شاہ طیب ابدالی اپنی کتاب ''اردو میں صوفیانہ شاعری'' میں اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے علم اور صوفیت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''حضرت شاہ احمد رضا خاں صاحب اگر ایک طرف عالم متبحر، صوفی باصفا، مجدد وقت کی حیثیت سے مشہور ہیں تو اردو شاعری کی حیثیت سے بھی آپ کا مرتبہ کم نہیں، اردو شاعری میں نعت گوئی کو جو عروج و کمال حاصل ہے وہ آپ ہی کا مرہون منت ہے، آپ کی نعت میں عشق رسول کے ساتھ ساتھ جو والہانہ انداز ہے وہ محتاج بیاں نہیں۔

(حوالہ اردو میں صوفیانہ شاعری از ڈاکٹر محمد طیب ابدالی)

خاندان اعلیٰ حضرت نے ہمیشہ ہی سادات کرام خصوصاً خانقاہوں کے سجادگان کی عزت و عظمت کا اعتراف کیا ہے، اور ان سے اپنے قلبی تعلق کو ہمیشہ بیان کرتے آئے ہیں، احترام رسالت صلی اللہ علیہ وسلم و احترام سادات کو سکھایا ہے، اس بات کی وضاحت اعلیٰ حضرت کے اس شعر سے بھی خوب ہوتی ہے، شعر ملاحظہ ہو،

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

حضرت سید شاہ ایوب ابدالی کی تصنیفات میں احسان و تصوف، ترجمہ عقائد شرفی، ذکر و فکر، سلاسل والاسانید، احوال سید علی کامل اسلامپوری (والد ماجد شاہ ایوب ابدالی) اور انساب پر بھی ایک مکمل کتاب ہے، ان کی تصنیفات میں سے متعدد کتابیں عم محترم شاہ رازی ابدالی کی کوششوں کی وجہ سے چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہیں۔

سید شاہ ایوب ابدالی کا انتقال 3 رجب 1387 کو اسلام پور میں ہوا اور تدفین اپنے خاندانی قبرستان میں اپنے والد سید علی کامل اسلام پوری کے بغل میں ہوئی۔ آپ کے رحلت کی قطع تاریخ ڈاکٹر سید شاہ طلحہ رضوی برقؔ کے اس شعر سے نکلتی ہے:

داد رضوان ندا چوں در باغ بہشت
بلبل خلد بریں ''شاہ محمد ایوب''

1387ھ

(چہل قطعہ تاریخ پروفیسر طلحہ رضوی برق)

آپ کے انتقال کے بعد آپ کے فرزند اکبر شاہ طیب ابدالی ہوئے، جو آپ کے بعد مسند سجادگی جو ان کے خاندان میں پشتوں سے چلی آ رہی تھی، فائز ہوئے۔ آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، سادگی و خدا ترسی کا آپ اعلیٰ نمانہ تھے، اخلاق اتنا اعلیٰ کہ جو شخص بھی آپ سے ملتا آپ پر فریفتہ ہو جاتا، شاہ طیب ابدالی نے کئی کتابیں لکھیں جو کہ منظر عام پر آ چکی ہیں، 2007ء میں آپ کے انتقال کے بعد آپ کے چھوٹے لڑکے عم محترم سید شاہ شہاب الدین ابدالی مسند سجادگی پر فائز ہوئے جو اب تک اپنی خاندانی روایت جو ان کو ان کے بزرگوں سے ملی ہے بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں، عم محترم سید شاہ شہاب الدین ابدالی صورت ١
ایوبی کی مانند نیک ہیں، جن کو دیکھ کر شاہ ایوب ابدالی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے، خاکسار کے ساتھ ان کی شفقتیں و محبتیں شامل حال رہی ہیں جو اس کمترین کے لئے ہمیشہ باعث فخر ہے۔

☆☆☆